ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.7,Issue No.1 (2025)
(January to March)

رباعیاتِ داغؔ کا عروضی جائزہ

Prosodic Analysis of Rubaiyaat-e-Daagh

زاہد حسین

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

پروفیسر ڈاکٹر محمد امتیاز

شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

ڈاکٹر غنچہ بیگم

ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

Zahid Hussain
Doctoral Candidate, Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology, Peshawar.

Prof. Dr. Muhammad Imtiaz
Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology, Peshawar

Dr. Ghuncha Begum
Associate Professor/Head of Urdu Department, Sarhad University of Science and Information Technology, Peshawar.

Abstract:
Dagh Dehlvi is regarded as one of the key classical poets. One of the most important aspects of his poetic excellence is that he practiced the prevalent poetic form in Urdu. Critical analysis of his poetry brings to the fore presence of a well-connected system of ebb and flow in his poetry. In this research article, Dagh's four-line stanzas (Rubaiyaat)have been critically reviewed. In traditional Urdu poetry meter Hazaj along with twenty-four Verb-form is fixed but Dagh in his poetry has made best use of twelve only. Musicality in Dagh stanzas owes much to his systematic structure. This study will not only enhance understanding of his poetry but will also add much to his artistic excellence as a poet.

Keywords: Dagh Dehlvi, Rubaiyaat, poetry meter, Verb-form, Musicality, structure, artistic excellence

اصطلاح میں رباعی جسے مختلف ادوار میں مختلف ناموں جیسے ترانہ، دوبیتی، چار مصراعی اور جفتی وغیرہ کے ناموں سے پکارا گیا ہے اپنے آپ میں فکر و خیال کے حوالے سے مکمل چار مصرعوں پر مشتمل اس شعری صنف کا نام ہے جو بحر ہزج کے چوبیس مقررہ اوزان میں کہی جاتی ہے۔ کسی بھی رباعی میں پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرع کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے اور اگر شاعر چاہے تو تیسرے

مصرع میں بھی قافیہ لا سکتا ہے۔ جس رباعی کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوں اسے غیر خصّی رباعی اور جس رباعی کے تیسرے مصرع میں قافیہ موجود نہ ہو اسے خصّی رباعی کہا جاتا ہے۔

"ابتداً رباعی کے چاروں مصرعے باہم مقفّی ہوا کرتے تھے۔ بعد ازاں تیسرے مصرع سے قافیہ حذف کر دیا گیا اور اسے رباعی خصّی کہنے لگے۔ گویا چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوں تو رباعی غیر خصّی اور تیسرے مصرع میں قافیہ نہ ہو تو رباعی خصّی کہیں گے۔"(۱)

"اردو رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا لازمی ہے۔ یہ مصرعے مردّف بھی ہو سکتے تھے۔ اگر چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوں تو اسے غیر خصّی رباعی کہتے ہیں۔ اگر تیسرا مصرع بغیر قافیہ ہے تو اسے خصّی رباعی کہتے ہیں۔"(۲)

یاد رہے کہ غیر خصّی رباعی کو مصرّع اور خصّی رباعی کو غیر مصرّع رباعی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

"پہلا، دوسرا اور تیسرا مصرع لازماً ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ تیسرے مصرع میں قافیہ ضروری نہیں۔ تیسرے مصرع میں قافیہ موجود نہ ہو تو ایسی رباعی خصّی یا غیر مصرّع کہلاتی ہے۔ اور اگر چاروں مصرعوں میں قافیہ ہو تو ایسی رباعی کو مصرّع کہیں گے۔"(۳)

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا کہ رباعی بحر ہزج سے مخصوص ہے اور اس کے لیے بحر ہزج کے چوبیس اوزان مقرّر ہیں جن میں سے بارہ کا تعلق بحر ہزج کے دائرہ اخرب الصدر والابتدا اور بارہ کا تعلق دائرہ اخرم الصدر والابتدا سے ہے۔ بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے لہٰذا رباعی کے جن اوزان کا تعلق دائرہ اخرب الصدر والابتدا سے ہے وہ مفعولُ سے شروع ہوتے ہیں۔ یعنی اُن کا پہلا رکن مفعولُ ہوتا ہے جو کہ رکن مفاعیلن کی اخرب صورت ہے اور جن اوزان کا تعلق دائرہ اخرم الصدر والابتدا سے ہے وہ رکن مفعولن سے شروع ہوتے ہیں۔ یعنی ان کا پہلا رکن مفعولن ہوتا ہے جو کہ رکن مفاعیلن کی اخرم صورت ہے۔

"ان چوبیس اوزان میں سے بارہ وزن کا صدر و ابتدا اخرب ہے یعنی مفعول اور باقی بارہ وزن کا صدر و ابتدا اخرم یعنی مفعولن آتا ہے۔"(۴)

یاد رہے کہ صدر اصطلاح میں شعر کے پہلے مصرع کے پہلے رکن جبکہ ابتدا شعر کے دوسرے مصرع کے پہلے رکن کو کہتے ہیں۔

"بیت کے پہلے مصرعہ کے جزوِ اوّل کو صدر اور آخر جزو کو عروض کہتے ہیں۔ بیت کے دوسرے مصرعہ کے جزو اوّل کو مطلع یا ابتدا اور آخر جزو کو ضرب یا عجز کہتے ہیں۔"(۵)

صدر و ابتدا میں آنے والے ارکان (مفعولُ اور مفعولن) کے علاوہ جو ارکان رباعی میں آسکتے ہیں ان کی تعداد آٹھ ہے اور وہ یہ ہیں: مفاعیلن (سالم)، مفاعلن (مقبوض)، فاعلن (اشتر)، مفاعیل (مکفوف)، فع (ابتر)، فاع (ازل)، فعل (مجبوب) اور فعول (اہتم) ان آٹھ ارکان میں سے چار ارکان مفاعیلن، مفاعلن، فاعلن اور مفاعیل حشو یعنی مصرعوں کے بیچ میں آتے ہیں اور چار ارکان فع، فاع، فعل اور فعول عروض و ضرب یعنی مصرعوں کے آخر میں آتے ہیں۔ ان دس ارکان کی ترکیب سے رباعی کے لیے مخصوص چوبیس

اوزان حاصل ہوتے ہیں۔ بعض شعرا رباعی کے چاروں مصرعے ایک ہی وزن میں کہتے ہیں اس لیے کہ بعض ماہرینِ عروض اخرب اور اخرم اوزان کا ایک ہی رباعی میں لانا جائز نہیں سمجھتے۔ لیکن زیادہ تر عروضی اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ رباعی کے چاروں مصرعوں کا ایک ہی وزن میں ہونا ضروری نہیں بلکہ کسی ایک رباعی میں ان چوبیس اوزان میں سے دو، تین یا چار اوزان بھی جمع کیے جاسکتے ہیں۔

> "یہ جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرع کسی ایک وزن پر۔ دوسرا کسی دوسرے وزن پر۔ تیسرا کسی اور وزن پر اور چوتھا کسی اور وزن پر ہو۔ یہ قید نہیں کہ سب مصرعے ایک ہی وزن پر ہوں۔"(۶)
>
> "رباعی میں ایک سہولت یہ ہے کہ اس کی چوبیس عروضی شکلوں میں سے کوئی چار شکلیں باوجود ترتیب و تشکیل کے فرق کے، کسی ایک رباعی میں جمع ہو سکتی ہیں۔"(۷)

علامہ اقبال کی اس رباعی کے چاروں مصرعے ایک ہی وزن میں ہیں جو کہ "مفعول مفاعلن مفاعیلن فع" ہے۔

مشرق میں اصول دین بن جاتے ہیں　　مغرب میں مگر مشین بن جاتے ہیں
رہتا نہیں ایک بھی ہمارے پلّے　　واں ایک کے تین تین بن جاتے ہیں(۸)

مومن خان مومنؔ کی یہ رباعی بھی اسی وزن میں ہے۔

کیسے دیئے پیچ و تاب دل نے مجھ کو　　دکھلائے یہ سب عذاب دل نے مجھ کو
وحشت زدہ کُو بہ کُو پڑا پھرتا یوں　　کیا کیا نہ کیا خراب دل نے مجھ کو(۹)

فانیؔ بدایونی کی اس رباعی میں دائرہ اخرب کے دو اوزان جمع کیے گئے ہیں۔

بجھتی ہی نہیں شمع جلے جاتی ہے　　(مفعول مفاعلن مفاعیلن فع)
کٹتی ہی نہیں رات ڈھلے جاتی ہے　　(مفعول مفاعیل مفاعیلن فع)
جاری ہے نفس کی آمد و شد فانیؔ　　(مفعول مفاعلن مفاعیلن فع)
سینے میں چُھری ہے کہ چلے جاتی ہے　　(مفعول مفاعیل مفاعیلن فع)(۱۰)

جوشؔ ملیح آبادی کی اس رباعی میں بھی دو اوزان موجود ہیں۔ لیکن جو بات اس رباعی کو درجہ بالا رباعیوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ان اوزان میں سے ایک کا تعلق دائرہ اخرم الصدر والا ابتدا سے ہے اور دوسرے کا اخرب الصدر والا ابتدا سے۔

میرے سینے میں روشنی تھی جس سے　　(اخرم اشتر سالم ابتر)
میرے پہلو میں زندگی تھی جس سے　　(اخرم اشتر سالم ابتر)
اللہ اللہ دھواں ہے اب وہ مکھڑا　　(اخرم اشتر سالم ابتر)
کل شہر طرب میں چاندنی تھی جس سے　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)(۱۱)

ذیل میں جوشؔ ملیح آبادی ہی کی دو ایسی رباعیاں ملاحظہ ہوں جن میں سے ایک میں انھوں نے تین اور دوسری میں چار اوزان جمع کیے ہیں۔

تقدیر اگر دکھائے ایسا اعجاز　　(مفعول مفاعلن مفاعیلن فع)
مل جائے مجھے گنج دو عالم ہمراز　　(مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع)
میرے دل پر ہو صرف اتنا ہی اثر　　(مفعولن مفعولن مفعول فعل)
اک بوند کی جوں توے پہ چھُن سے آواز　　(مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع)(۱۲)
اک آن کہیں وقت ٹھہرتا ہی نہیں　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
خالی ہوکر دقیقہ بھر تا ہی نہیں　　(اخرم اشتر مکفوف مجبوب)
جو لمحہ کہ برباد کیا جاتا ہے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
انسان کو وہ معاف کرتا ہی نہیں　　(اخرب مقبوض مکفوف مجبوب)(۱۳)

جہاں تک داغؔ کی رباعیوں کا تعلق ہے تو کلیّات داغؔ میں کل چوالیس رباعیاں شامل ہیں جن میں سے "گلزار داغؔ" میں سات، "آفتابِ داغؔ" میں آٹھ، "مہتابِ داغؔ" میں اکّیس اور "یادگارِ داغؔ" میں آٹھ رباعیاں موجود ہیں۔ ان رباعیوں میں تین رباعیاں ایسی ہیں جنھیں کلّیات میں قطعات کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ ان میں سے دو اُن کے تیسرے دیوان "مہتابِ داغؔ" اور ایک اُن کے چوتھے دیوان "یادگارِ داغؔ" میں شامل ہے۔ "مہتاب داغؔ" میں اُن کی جو رباعیاں قطعات کے تحت شامل کی گئی ہیں اُن میں سے ایک فیض محمد خان وکیل ساکن بُلند شہر کے سند یافتہ ہونے کے موقع پر لکھی گئی ہے اور دوسری نظام محبوب علی خان کے شکار کے حوالے سے لکھی گئی ہے جب کہ "یادگارِ داغؔ" میں شامل رباعی نظام محبوب علی خان کی تاریخِ سالگرہ ہے۔ ذیل میں ان تمام رباعیات کا عروضی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ لبریز ہے حسرتوں سے میرا سینہ　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
ہر روز مجھے ہے خوں جگر کا پینا　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
کرتا ہوں دعا کہ یا الٰہی اب تو　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
منظور نہیں ہے اس طرح کا جینا　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)

۲۔ بے گانہ یہاں ہر اک یگانہ دیکھا　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
اپنے مطلب کا سب زمانہ دیکھا　　(اخرم اخرم سالم ابتر)
جس کو دیکھا غرض غرض کا اپنی　　(اخرم اشتر سالم ابتر)
دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)

۳۔ دنیا میں کب انسان کی حاجت نکلی　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
حسرت ہی رہی کوئی نہ حسرت نکلی　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
جیتے تھے قیامت کی توقع پر ہم　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
خود وقت کی محتاج قیامت نکلی　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)

۴۔ میں رطب کو دیکھوں تو یابس ہوجائے　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
پر کھوں زرِ خالص کو اگر ، مس ہوجائے　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

ہاتھوں میں مرے آکے درم داغ بنے　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
قاروں بھی مرے سائے سے مفلس ہوجائے　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۵۔ کہتے تھے نہ عشق بت خود کام کرو　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
پہلے ہی سے اندیشۂ انجام کرو　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
بے تابیٔ دل کی ہے شکایت ناحق　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
اے داغؔ بس اب قبر میں آرام کرو　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)

۶۔ کیا جانے کوئی زاہدوں کی گھاتوں کو　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
تمیز ذرا چاہیے ان باتوں کو　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
دن کیوں نہ بڑھے رات نہ کیوں کر کم ہو　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
روزوں کے عوض کھاتے ہیں یہ راتوں کو　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)

۷۔ نوّاب نے کی جو قدردانی میری　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
اے داغؔ گزرگئی جوانی میری　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
لیکن یہ خبر نہ تھی کہ وقتِ پیری　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
مرمر کے کٹے گی زندگانی میری　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)

۸۔ تم (جس) فلکِ حسن پہ ہو ماہِ منیر　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
سائے کی طرح ساتھ ہے داغؔ دلگیر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
خالِ لبِ گلفام ہے شاہد اس کا　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
بے داغ نہ کھنچ سکی تمھاری تصویر　　(اخرب مقبوض سالم ازل)

۹۔ اس شکل کا دنیا میں نہیں کوئی نظیر　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
صورت ہے طبیعت کی طرح شوخ و شریر　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
اللہ رے حجاب و بدگمانی تیری　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
بھیجی ہے مجھے نصف بدن کی تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۱۰۔ ہر عیب سے خالی ہے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
دنیا سے نرالی ہے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
کس شکل مصوّر سے یہ پوری کھنچتی　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
دل کھینچنے والی ہے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۱۱۔ کیا خوب مصوّر نے اتاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
دیکھی نہ سُنی ایسی تو پیاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
جب ہاتھ لگاتا ہوں تو جی ڈرتا ہے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)

کہہ بیٹھے نہ کچھ منہ سے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۱۲۔ دل لے کے مکرتی ہے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
یہ بات تو کرتی ہے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
خاموش جو ہوجاتی ہے اس کے آگے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
کیا داغؔ سے ڈرتی ہے تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۱۳۔ مغرور ہے تجھ سے بھی جوبڑھ کر تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
رکھتی نہیں پاؤں کو زمیں پر تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
چھیڑوں جو ذرا میں تو کہاں پاس وحجاب　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
جائے گی ابھی جامے سے باہر تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۱۴۔ گو لاکھ کرے ناز تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
میری توہے دمساز تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
کہہ دیتی ہے سب بھید تمھارا مجھ سے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
لو بن گئی غمّاز تمھاری تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۱۵۔ گرمی میں جو آیا رمضان اب کی بار　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
اے داغؔ گناہ اپنے ہوں گے فی النّار　　(اخرب سالم اخرم ازل)
دو روزے کا ہر روزہ ہے اس موسم میں　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
روزہ بھی ہو ایک دن میں دوبار افطار　　(اخرب مقبوض سالم ازل)

۱۶۔ بے مہرئ بے مہر سے دل سرد ہوا　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
جو حوصلہ تھا پست ہوا گر د ہوا　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
جو صاحب درد ہو کرے داغ کی قدر　　(اخرب مقبوض مکفوف اہتم)
بے داغ ہوا کوئی تو بے درد ہوا　　(اخرب مقبوض مکفوف مجبوب)

۱۷۔ بے فائدہ انسان کا گھبرانا ہے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
ہر طرح اسے رزق تو پہنچانا ہے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
تاروں کے خزانوں سے بھی مل جائے گا　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
منظو ر جو اللہ کو دلوانا ہے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)

۱۸۔ صد شکر پہنچ فخر زماں تک تو ہوئی　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
معراج مجھے ایسے مکاں تک تو ہوئی　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
پستی سے فلک نما پہ آیا اے داغؔ　　(اخرب مقبوض سالم ازل)
اونچی مری تقدیر یہاں تک تو ہوئی　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)

۱۹۔ دریا کو اگر گوہر خوش آب دیا (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
گردوں کو اگر مہرِ جہاں تاب دیا (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
اے داغ وہ ان کا تھا یہ تیرا حصّہ (اخرب مکفوف سالم ابتر)
اللہ نے حاتم تجھے نوّاب دیا (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)

۲۰۔ ہے صاحبِ اقبال وقارالامرا (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
ہے مظہر اجلال وقار الامرا (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
اے داغؔ عجب کیا ہے پھریں تیرے دن (اخرب مکفوف سالم ابتر)
ماضی کو کرے حال و قار الامرا (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)

۲۱۔ شہرت ہے بڑی شان سے آئے نوّاب (اخرب مکفوف سالم ازل)
اقبال کے سامان سے آئے نوّاب (اخرب مکفوف سالم ازل)
جان آگئی اے داغؔ ہمارے تن میں (اخرب مکفوف سالم ابتر)
جب ہم نے سُنا کان سے آئے نوّاب (اخرب مکفوف سالم ازل)

۲۲۔ دریائے سخا ، کانِ عطا کون کہ آپ (اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
مشکل کے مری عقدہ کشا کون کہ آپ (اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
داغؔ اپنی پریشانیٔ دل کس سے کہے (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
نوّاب وقار الامرا کون کہ آپ (اخرب مکفوف مکفوف اہتم)

۲۳۔ مجھ سا نہ ہو دکھ درد کو سہنے والا (اخرب مکفوف سالم ابتر)
بے فائدہ ،بے قاعدہ رہنے والا (اخرب مکفوف سالم ابتر)
حضرت سے مرا شوقِ حضوری جو کہے (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
ایسا نہیں ملتا کوئی کہنے والا (اخرب مکفوف سالم ابتر)

۲۴۔ ذی مرتبہ، ذی شان ہے خانِ خاناں (اخرب مکفوف سالم ابتر)
ہر چشم میں انسان ہے خانِ خاناں (اخرب مکفوف سالم ابتر)
ہر سینے میں دل ہے اور دل میں امّید (اخرب سالم اخرم ازل)
قالب میں مری جان ہے خانِ خاناں (اخرب مکفوف سالم ابتر)

۲۵۔ گنجینۂ دولت سے سخاوت بڑھ کر (اخرب مکفوف سالم ابتر)
ایثار و سخاوت سے شجاعت بڑھ کر (اخرب مکفوف سالم ابتر)
نوّاب وقار الامرا کے اوصاف (اخرب مکفوف سالم ازل)
بڑھ کر ہیں زمانے سے نہایت بڑھ کر (اخرب مکفوف سالم ابتر)

۲۶۔ نوّاب غم و رنج سے آزاد رہے (اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)

	اللہ کرے صاحبِ اولاد رہے	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
	اے داغؔ ہمیشہ یہ دعا ہے اپنی	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
	تا دور فلک خوش رہے، آباد رہے	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
۲۷۔	مہدی کو اگر خیر زماں کہتے ہیں	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
	یا محسنِ ملک اس کو یہاں کہتے ہیں	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
	زیبا ہے کہیں محسنِ عالم اے داغؔ	(اخرب مکفوف سالم ازل)
	جو چاہیے کہنا وہ کہا ں کہتے ہیں	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
۲۸۔	اس خیر کا انسان کوئی ہو تو سہی	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
	ذی مرتبہ ذی شان کوئی ہو تو سہی	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
	ہر شخص کی ملحوظ ہے خاطر داری	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
	یوں دل کا نگہبان کوئی ہو تو سہی	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
۲۹۔	ہے باغِ شجاعت کا شجر افسرِ جنگ	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
	ہے بحرِ سخاوت کا گُہر افسرِ جنگ	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
	ذی مرتبہ ذی حوصلہ ذی شاں ذی عقل	(اخرب مکفوف سالم ازل)
	اے داغؔ نہیں کوئی مگر افسرِ جنگ	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
۳۰۔	خورشید سے انور ہے تری رائے منیر	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
	امّید سے بڑھ کر ہے ترا فیض کثیر	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
	نوّاب منیرِ ملکِ یکتائے زماں	(اخرب مقبوض مکفوف مجبوب)
	آپ اپنا جواب اپنی مثال اپنی نظیر	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
۳۱۔	یہ کہہ کے دباتے ہیں مجھے سب اغیار	(اخرب مکفوف سالم ازل)
	دلواؤ جو کچھ ہم کو تو ہو وصل نگار	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
	ایمان کی اے داغؔ جو پوچھو یہ ہے	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
	ہیں راشی و مرتشی تو دونوں فی النّار	(اخرب مقبوض سالم ازل)
۳۲۔	سلطانِ دکن کے ہوئے اشفاق بہت	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
	اشخاص نے مجھ سے کہے اخلاق بہت	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
	دلّی کو اگر جاؤں تو مل کر جاؤں	(اخرب مکفوف سالم ابتر)
	میں آپ کے ملنے کا ہوں مشتاق بہت	(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
۳۳۔	جب تک ہے ضیا بخش مہ و مہر منیر	(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
	جب تک ہے کواکب سے فلک پر تنویر	(اخرب مکفوف سالم ازل)

دل شاد رہے خوش رہے آباد رہے　　(اخرب مکفوف مکفوف مجبوب)
نوّاب قدیر جنگ یا ربّ قدیر　　(اخرب مقبوض مکفوف اہتم)

۳۴۔ جب تک ہے جہاں میں دورِ ساقی باقی　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
جب تک رہے لذّتِ تلاقی باقی　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)
باقی کی نہ کیوں ہو عمر و دولت کو بقا　　(اخرب مقبوض مکفوف مجبوب)
فانی فانی ہے اور باقی باقی　　(اخرم اخرم اخرم ابتر)

۳۵۔ چوں فیض محمد امتحاں داد ایں بار　　(اخرب مقبوض سالم ازل)
بگرفت سند برائے کار سرکار　　(اخرب مقبوض سالم ازل)
بنوشت دو تاریخ بیک مصرع داغؔ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
"مختار جزوکل [و]وکیل مختار"　　(اخرب مقبوض سالم ازل)

۳۶۔ سلطانِ دکن رستم دورانِ دلیر　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
ایسا ہے زبردست کرے شیر کو زیر　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
لکھّا سرِ آغاز سے یہ داغؔ نے سال　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
"بالفعل جہاں دار نے مارے دو شیر"　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۳۷۔ حضرت کی جو ہے سالگرہ کی شادی　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
عالم کو غم و رنج سے ہے آزادی　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
اے داغؔ چلو تم بھی پڑھو یہ تاریخ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
"دو آج نظام کو مبارک بادی　　(اخرب مقبوض سالم ابتر)

۳۸۔ مجھ سے جو ملا آج وہ رشکِ خورشید　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
چمکی مری تقدیر، بر آئی امّید　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
میں خوش مرے احباب بھی خوش ہیں اے داغؔ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
سچ کہتے ہیں گھر عید تو باہر بھی عید　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۳۹۔ اچھّے بُرے مل جاتے ہیں بازاری آم　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
اب تو نظر آتے ہیں بہ دشواری آم　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
مرغوبہ و دل پسند و الفن اے داغؔ　　(اخرب مقبوض سالم ازل)
سُنتا ہوں کہ باغوں میں ہیں سرکاری آم　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۴۰۔ کیا بات ہے کیا گھات ہے اللہ رے شریر　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
سوجھی ہے نئی طرح کی تجھ کو تدبیر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
کب دیکھنے والوں پہ کُھلا دل کا حال　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

کھنچوائی ہے کیا سینہ چھپا کر تصویر　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۴۱۔　وہ ضعف ہے دم سے نہیں نکلا جاتا　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
دُنیا سے بھی اب تو نہیں اُٹھّا جاتا　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
گھر میں تو بہت طاق ہیں لیکن اے داغؔ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
روزہ کہیں ہم سے نہیں رکھّا جاتا　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)

۴۲۔　اللہ کرے شاد رہے اپنا شاہ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
محبوب علی خان نظام آصف جاہ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
ملتا ہے وظیفہ تو وظیفہ یہ ہے　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
گھر بیٹھے کیا کرتا ہوں اللہ اللہ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

۴۳۔　اس پانچ برس میں ہوئی ہر فصل تمام　　(اخرب مکفوف مکفوف اہتم)
لیکن نہ ہوا داغؔ کبھی شیریں کام　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
کونین میں بے مثل یہ دو میوے ہیں　　(اخرب مکفوف سالم ابتر)
فردوس کے سیب، حیدر آباد کے آم　　(اخرب مقبوض مکفوف اہتم)

۴۴۔　روکی ہے مددگار نے میری تنخواہ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
گزرے ہیں سہ ماہی کی طرح یہ سہ ماہ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
حضرت کا ہو یہ حکم بھلا کس کو یقین　　(اخرب مکفوف سالم ازل)
لاحول و لا قوۃ الّا باللہ　　(اخرب مکفوف سالم ازل)

درج بالا جائزے سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ داغؔ نے اپنی تمام رباعیوں میں جن کی تعداد چوالیس ہے رباعی کے لیے بحر ہزج کے مخصوص چوبیس اوزان میں سے ان بارہ اوزان کا استعمال کیا ہے۔

۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۲۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۳۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۴۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۵۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۷۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۸۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۹۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۰۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع
۱۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع	۱۲۔ مفعولن مفعولن مفاعیلن فع

داغؔ کی تمام رباعیوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اُن کے ہاں رباعی کے لیے مخصوص چوبیس اوزان میں سے صرف بارہ میں طبع آزمائی کی گئی ہے۔ ان بارہ اوزان میں سے نو کا تعلق دائرہ اخرب الصدر والا بتدا اور تین کا تعلق دائرہ اخرم الصدر والا بتدا سے ہے۔ ان کی چوالیس رباعیوں میں سے صرف سات رباعیاں ہی ایسی ہیں جن کے چاروں مصرعے ایک ہی وزن میں ہیں۔ باقی سینتیس رباعیوں میں سے سب سے زیادہ یعنی ستائیس رباعیاں ایسی ہیں جن میں انھوں نے دو دو اوزان جمع کیے ہیں جب کہ پانچ پانچ

رباعیاں ایسی ہیں جن میں انھوں نے تین تین اور چار چار اوزان جمع کیے ہیں۔ یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ رباعی میں اوزان کے حوالے سے اُن کے ہاں جو تنوع ملتا ہے وہ بہت ہی کم شعرا کے ہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اُردو شاعری کا فنی ارتقاء، گنج شکر پریس لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۳۰۷

۲۔ عظیم الرحمٰن، رباعی ایک عروضی مطالعہ، پرنٹ اینڈ کارڈ، مولانا آزاد روڈ، چندوارا، مظفر پور، ۲۰۰۳ء، ص:۷-۸

۳۔ ابو الاعجاز حفیظ صدیقی، اوزانِ اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ پبلیشرز، لاہور، ۱۹۸۳ء ص:۲۴

۴۔ محمد نجم الغنی خان، بحر الفصاحت، مطبع نول کشور لکھنؤ، ۱۹۲۶ء، ص:۲۷۵

۵۔ کنہیالال ماتھر طالبؔ ہاتھرسی، آئینۂ عروض و قافیہ، مصطفائی پریس آگرہ، س ن، ص:۳

۶۔ ایضاً، ص:۷۱

۷۔ عظیم الرحمٰن، رباعی ایک عروضی مطالعہ، پرنٹ اینڈ کارڈ، مولانا آزاد روڈ، چندوارا، مظفر پور، ۲۰۰۳ء، ص:۶۹

۸۔ علامہ محمد اقبال، کلّیاتِ اقبال، اقبال اکیڈمی، ۲۰۱۸، ص:۳۱۵

۹۔ مومن خان مومنؔ، کلّیاتِ مومنؔ، مجلسِ ترقی ادب لاہور، جولائی ۱۹۶۴ء، ص:۲۹۳

۱۰۔ فانی بدایونی، کلّیاتِ فانی، عبد الحق اکیڈمی، حیدر آباد (دکن)، اپریل ۱۹۴۶ء، ص:۳۹۱

۱۱۔ جوش ملیح آبادی، نجوم و جواہر، جوش اکیڈمی کراچی، باراوّل، جنوری ۱۹۶۷ء، ص:۲۰۴

۱۲۔ جوش ملیح آبادی، سموم وصبا، منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز لمیٹیڈ دہلی، س ن، ص:۲۸۱

۱۳۔ جوش ملیح آبادی، نجوم و جواہر، جوش اکیڈمی کراچی، ۱۹۶۷ء، ص:۱۰۳

References in Roman Script:

1. Dr. Farman Fateh Puri, Urdu Shayari ka Fanni Irtiqa, Ganj Shakar Press, Lahore, 2018, P: 307
2. Azeem-ur-Rehman, Rubai Ek Arozi Mutala'a, Print and Card, Maulana Azad Road, Chandwara, Muzaffarpur, 2003, P: 7-8
3. Abul Aijaz Hafeez Siddiqi, Auzaan-e-Iqbal, Sheikh Ghulam Ali and Sons Ltd. Publishers, Lahore, 1983, P: 24
4. Muhammad Najm-ul-Ghani Khan, Bahr-ul-Fasahat, Matba Nau Lakhnau, 1926, safha: 275
5. Kanhaiya Lal Mathur Talib Hathrasi, Aaeena-e-Arooz o Qafiya, Mustafai Press, Agra, sanah naqis, P: 3
6. Ibid, P: 71
7. Azeem-ur-Rehman, Rubai Ek Arozi Mutala'a, Print and Card, Maulana Azad Road, Chandwara, Muzaffarpur, 2003, P: 69
8. Allama Muhammad Iqbal, Kulliyat-e-Iqbal, Iqbal Academy, 2018, P: 315
9. Momin Khan Momin, Kulliyat-e-Momin, Majlis Taraqqi Adab, Lahore, July 1964, P: 293
10. Fani Badayuni, Kulliyat-e-Fani, Abdul Haq Academy, Hyderabad (Deccan), April 1946, P: 391
11. Josh Malihabadi, Nujum-o-Jawahir, Josh Academy, Karachi, bar-awwal, January 1967, P: 204
12. Josh Malihabadi, Sumoom-o-Saba, Munshi Gulab Singh and Sons Ltd., Delhi, sanah naqis,P: 281
13. Josh Malihabadi, Nujum-o-Jawahir, Josh Academy, Karachi, 1967, P: 103